روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 11 جولائی 2013ء یکم رمضان 1434 ہجری 11 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 157

سحری اور نماز فجر

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کھایا کرتا تھا تو مجھے جلدی ہوتی تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز میں شامل ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب تاخیر السحور حدیث نمبر:1786)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو2 چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی۔دوم بقاءنوعی کے لئے بیوی کی۔اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے۔پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔دودھ موجود ہے برف موجود ہے۔شربت حاضر ہے کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا۔اسی طرح بیوی پاس ہے کوئی چیز مانع بھی نہیں مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے۔یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولیٰ کا حکم ہے کہ ان دونوں چیزوں سے رکا رہے۔یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے............میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے کیونکہ عادت نبویؐ کہ ہر دوشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے پھر ایام بیض (12،13،14) میں بھی روزہ رکھتے۔گویا ہر مہینے میں بالا وسط دس 10 دن۔اس حساب سے روزہ کے لئے سال کے چار ماہ ہوتے ہیں۔اب خیال کرو کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیونکر لیں گے۔اکل بالباطل کیوں کریں۔کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی و بقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں۔جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 8/ اپریل 1909ء)

سب کے بعد تقویٰ کی وہ راہ ہے جس کا نام روزہ ہے جس میں انسان شخصی اور نوعی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک وقت معین تک چھوڑتا ہے۔

اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔روزہ کی غرض اور غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے اسی لئے فرمایا لعلکم تتقون۔

(الحکم 24 جنوری 1903ء صفحہ 15)

ہر شہر ہر گاؤں ہر گھر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی“۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 350)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل

20واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برازیل

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا مسلسل بیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 13- 14 اپریل 2013ء بروز ہفتہ، اتوار بہت کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

تیاری جلسہ

مشن ہاؤس کا رقبہ کافی بڑا ہے اور ممبران کی تعداد بہت کم ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تیاری کیلئے بہت پہلے سے وقارِ عمل شروع کر دئے گئے تھے۔ بعض نے انتھک محنت کی اور اس کے لئے اپنی پڑھائی اور کاموں کا حرج بھی کیا۔ رنگ برنگی جھنڈیاں بھی خود ہی تیار کی گئیں جن میں خاص طور پر بچوں نے بہت شوق سے حصہ لیا۔ مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کارروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا۔ سٹیج کی طرف اوپر احمدیت اور برازیل کے جھنڈے آویزاں کئے گئے۔ کچھ بینرز بھی لگائے گئے۔ دونوں سائیڈ کی دیواروں پر گزشتہ 19 جلسوں کی فوٹوز کے علاوہ بعض دیگر اہم اور چنیدہ تصاویر بھی لگائی گئی تھیں جن کو آنے والے بہت دلچسپی سے دیکھتے رہے اور ان پیاروں کو بھی یاد کرتے رہے جو وفات پا چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مہمانوں کیلئے کھانے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا خاص طور پر اختتامی اجلاس میں 100 سے زائد افراد نے شرکت کی ان سب کیلئے بھی کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام موجود تھا سارا کھانا مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا تھا۔ اس سال بھی بہت سے افراد کیلئے پاکستانی کھانا کھانے کا پہلا موقع تھا۔ سب نے بہت پسند کیا اور خوب کھایا۔

پہلا روز 13۔اپریل

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 13۔اپریل بروز ہفتہ صبح 11 بجے شروع ہوا جس کی صدارت خاکسار صدر جماعت احمدیہ برازیل نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن اور منظوم کلام سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم گل بخت رضا صاحب نے ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے ضمن میں نصائح فرمائی ہیں۔ اس کے بعد لندن سے آئے ہوئے مکرم معمر منیر کھارا صاحب نے دعوت الی اللہ کے متعلق تقریر کی۔

جس کے بعد مکرمہ طاہرہ ثمینہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اسی طرح بچوں نے بھی نظم لا الٰہ الا اللہ کورس کی شکل میں پڑھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے افراد جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار نے دعا کروائی جس کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ کیا گیا اور پھر عورتوں اور بچوں کے الگ الگ میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے۔ ایک نمائش کا بھی مقابلہ تھا اس میں بھی عورتوں اور بچوں نے شوق سے حصہ لیا۔ آج کے دن ایک فیملی جو لندن سے آئی ہوئی تھی انہوں نے بھی شرکت کی۔

دوسرا روز 14۔اپریل

ہر سال جماعت احمدیہ برازیل جلسہ سالانہ کیلئے ایک موضوع کا انتخاب کرتی ہے اور دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو آکر اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ علاوہ ازیں کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقامی افراد اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ اس طرح یہ جلسہ انتہائی دلچسپ ہو جاتا ہے اور جلسہ مذاہب عالم کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ امسال کا موضوع ”بانیان مذاہب کی عزت“ تھا چنانچہ امسال پانچ (5) نمائندگان نے شرکت کی جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 100 کے قریب افراد نے شرکت کی جس میں احمدیوں کی تعداد 25 کے لگ بھگ تھی۔ باقی مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ مشن ہاؤس کا کمرہ پوری طرح بھرا ہوا تھا کافی تعداد ایسی تھی جنہوں نے پہلی بار جلسہ میں شرکت کی اور بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جو کئی بار آچکے ہیں بلکہ چند ایک ایسے ہیں جو کئی سال سے مسلسل شرکت کر رہے ہیں ایک اور فیملی جو جرمنی جاتے ہوئے یہاں ٹھہر گئی تھی انہوں نے بھی شرکت کی جنہوں نے بتایا کہ ان کا کسی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا پہلا موقع ہے اس کیلئے وہ بہت خوش تھے اور انہوں نے بھرپور طریقہ سے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ اجلاس بھی خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھا اور ترجمہ کیا گیا اس کے بعد مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ملفوظات پڑھ کر سنائے اس کے بعد مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے تقریر کی اور احمدیت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ طاہرہ ثمینہ صاحبہ نے عورتوں کے حقوق سے متعلق تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے سب نمائندگان کو باری باری سٹیج پر بلایا جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا سبھی نے جماعت کے ساتھ تعلق کا اظہار کیا اور اس رواداری کی کوشش کی تعریف کی ان میں۔ کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے شہر کے بہت معروف پادری: Frei Volney Berkenbrock۔ ایک کیتھولک یونیورسٹی کے پروفیسر جو پادری بھی ہیں Prof. Ronaldo روحانیت سے تعلق رکھنے والے Celso Antonio Ferreira اور ایک اور فرقہ کی نمائندہ خاتون، ایک جاپانی کمیونٹی Seicho-No-Ie کے نمائندہ José Carlos ان کے علاوہ کافی عرصہ سے مسلسل آکر ہمارے جلسہ میں شریک ہونے والے۔ معذور افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر João Paulo نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ ایک انگلش کی پروفیسر نے بھی حاضرین سے خطاب کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا جو پہلی بار شامل ہوئی تھیں جو کیتھولک یونیورسٹی کے پروفیسر تھے انہوں اپنی تقریر میں خاکسار کو مخاطب کر کے اس مذہبی رواداری کے جلسہ کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا جہاں مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے بیٹھ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ یہی جنت کا ایک نظارہ ہے۔ روحانیت سے تعلق رکھنے والے پادری نے جو گزشتہ کئی جلسوں میں بھی آچکے ہیں بھی دلی طور پر شکریہ ادا کیا جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور جب ان کو پتہ چلا کہ ہماری بیت بن رہی ہے تو کہنے لگے کہ ابھی سے میرا دل خوش ہو رہا ہے

6 بچوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم

”ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ“

کورس کی شکل میں پڑھی جس سے سب شرکاء بہت ہی محظوظ ہوئے اس کے بعد مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔

آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر میں اللہ تعالیٰ اور سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دین حق اور احمدیت کا تعارف کروایا اس سال کے موضوع ”بانیان مذاہب کی عزت“ کے حوالہ سے قرآن کریم کے متعدد حوالوں سے مضمون بیان کیا۔

آخر میں خاکسار نے اس اعلان کے ساتھ اختتامی دعا کروائی کہ سب اپنے اپنے طریق کے مطابق دعا کر سکتے ہیں چنانچہ شرکاء جلسہ نے اس مذہبی رواداری کو ہمیشہ کی طرح بہت سراہا اور یوں ایک ہی جگہ پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے طریق پر دعا کرتے نظر آئے۔ خاص طور پر پہلی بار شامل ہونے والوں کیلئے یہ نظارہ بہت متاثر کن ہوتا ہے۔

دعا کے بعد نمائندگان اور شرکاء جلسہ کے ساتھ یادگاری گروپ فوٹو ہوئی اور پھر سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس دوران بھی لوگوں سے بات چیت اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح یہ جلسہ توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا حاضری بھی گزشتہ کئی سالوں کی نسبت اچھی زیادہ تھی۔ پاکستان سے کچھ احمدی آئے ہوئے تھے ان کے لئے بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا پہلا موقع تھا اس لحاظ سے بہت خوش تھے۔ گو کہ یہ بارشوں کا موسم تھا حضور انور کو بھی خاص دعا کے لئے لکھا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمارا جلسہ بخیر و خوبی گزرا یقیناً یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی برکت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے اور تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے اس کی تیاری میں انتھک محنت کی۔ آمین

دعا کا معجزہ

حضرت چوہدری حیات بخش کے بیٹے مولوی اللہ دتہ نے جب اپنے والد محترم کو دعوت الی اللہ کی اور صداقت کی نشانیاں بتائیں تو حضرت چوہدری صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ولی بڑی بڑی کرامتیں اور معجزے دکھاتے تھے۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو کوئی معجزہ دکھاؤ اور حضرت مرزا صاحب کی دعا سے میرا حقہ چھوٹ جائے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔

جس دن یہ باتیں ہو رہی تھیں اسی دن چوہدری حیات بخش صاحب کو شدید بخار ہوا جو متواتر تین دن تک رہا اس کے بعد جب بخار اترنے پر آپ نے حقہ طلب کیا تو تمباکو ڈال کر حقہ پیش کیا جانے لگا تو آپ نے شور مچانا شروع کر دیا کہ حقہ مجھ سے دور کر دو مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے میرا جگر باہر آنے لگا ہے حقہ کی بدبو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس پر انہوں نے حقہ باہر نکال دیا پھر انہوں نے کہا حقہ کو گھر سے باہر نکال دو مجھے بدستور بدبو آرہی ہے چنانچہ حقہ کو گھر سے نکال پھینکا اور اس طرح ان کی حقہ نوشی کی عادت چھوٹ گئی۔ اسی وقت چوہدری صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص76)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

4

بیت السبحان کا سنگ بنیاد، بیت العطاء کا افتتاح اور مختلف شخصیات کے ایڈریسز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 جون 2013ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز وانفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج پروگرام کے مطابق چالیس فیملیز کے 118 افراد اور 31 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی جماعتوں Hanau، Oberursel، Mannheim، Russelsheim، Lahr، Goppingen، Waiblingen، Dramstadt، Iserlohn، Heidelberg، Bocholt، Bochum، Griesheim، Marburg اور Fulda سے آئی تھیں۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل، مشکلات اور تکالیف پیش کرکے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے راہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعائیں لیں اور بعض نے مزید تعلیم کے حصول کے لئے راہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل میں گھرے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ والدین نے اپنے بچوں کے رشتوں کے بارہ میں راہنمائی حاصل کی۔ غرض ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پاکر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Morfelden-Walldorf شہر میں بیت السبحان کے سنگ بنیاد اور Florsheim شہر میں بیت العطاء کے افتتاح کی تقاریب تھیں۔

نماز جنازہ

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ان تقاریب کے لئے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نماز جنازہ حاضر اور دس نماز جنازہ غائب پڑھائے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مرحومین کے عزیزوں سے اظہار تعزیت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

نماز جنازہ حاضر

1۔ مکرم محمد اسلم ایاز صاحب ولد مولا بخش صاحب آف باندی

مرحوم نے 21 جون 2013ء کو بقضاء الٰہی وفات پائی۔ مرحوم باندھی ضلع نواب شاہ کے رہنے والے تھے۔ بہت کم عمری میں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوگئے تھے۔ مرحوم کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ ایک لمبا عرصہ باندھی کے صدر جماعت بھی رہے۔

2۔ مکرم خالد حسین صاحب (مائن ٹال۔ جرمنی)

20 جون 2013ء بقضاء الٰہی 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو جماعتی خدمت کرنے کا بہت شوق تھا۔ 8 سال تک جلسہ سالانہ پر ضیافت کے شعبہ میں اور پچھلے 10 سال سے ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی بے انتہا شوق تھا۔ ناصر باغ میں بیت کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ بھی آپ کو غیر معمولی خدمت کا موقع ملا۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب (سمبڑیال۔ سیالکوٹ)

12 جون 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کے والد مکرم عبدالوہاب حجازی صاحب ایک خواب کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تھے جس کے بعد آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی 1974ء میں گوجرانوالہ میں آپ کا گھر بار جلا دیا گیا اور سوشل بائیکاٹ بھی ہوا لیکن ان تمام حالات کو بڑے صبر سے برداشت کیا اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ نے قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، نائب ناظم انصاراللہ ضلع کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل نائب امیر اول ومشنری انچارج گیمبیا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بھڈال۔ سیالکوٹ)

12 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم وقاص احمد گوندل صاحب کو وقف کیا جو آجکل جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

3۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی (ڈسکہ کلاں)

یکم جون 2013ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ پیشے کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل پاکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔ مکرم طیب علی خادم صاحب (سابق معلم وقف جدید۔ نگرپارکر سندھ)

25 مئی 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو 1964ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے جس کی وجہ سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے 23 سال خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

5۔ مکرمہ امینہ فرحت خان صاحبہ آف ہالینڈ (اہلیہ مکرم عبدالرحمان خان صاحب سابق مربی انچارج امریکہ)

4 مئی 2013ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب کی پوتی اور حضرت سردار کرم داد خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ علاوہ ازیں حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول آپ کی والدہ کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کو اپنے حلقہ میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی ساس تھیں۔

6۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب باورچی (جرمنی)

9 جون 2013ء کو 85 کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم علم الدین صاحب شہید کے بیٹے تھے۔ آپ بڑے اچھے باورچی تھے اور آپ کو مختلف مواقع پر چار خلفاء کے لئے کھانا تیار کرنے کی سعادت ملی۔ اسی طرح خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض گھروں میں بھی کھانا پکانے کی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب (مربی سلسلہ بلاد عربیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔

7۔ مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم میاں علم دین صاحب شہید۔ ربوہ)

26 مئی 2013ء کو پاکستان میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر مصباح میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مربی سلسلہ

(بلاد عربیہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔

8۔مکرم سردار ناصر الدین سامی صاحب (ابن مکرم سردار مصباح الدین سامی صاحب۔ربوہ)

17 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔مرحوم نہایت دیندار، مہمان نواز خادم سلسلہ تھے۔آپ مری میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔آپ کو اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنے آبائی گھر چنیوٹ میں شفٹ ہوگئے اور بعدازاں 2012ء میں ربوہ منتقل ہوگئے۔

9۔مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (مظفر گڑھ)

3 مارچ 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ مخلص، فدائی اور جماعت کے فعال رکن تھے۔آپ نے بحیثیت قائد مجلس، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔فرقان بٹالین میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔1974ء کے ہنگاموں کے دوران آپ کو بہت مارا پیٹا گیا اور آپ کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔آپ نے ان حالات کا بڑے صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔مرحوم موصی تھے۔

10۔مکرمہ عائشہ صدیقی صاحبہ (بیلجیئم)

25 مئی 2013ء کو ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔1977ء میں جب لجنہ اماء اللہ بیلجیئم کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو اس کی پہلی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ مکرم صفدر علی خان صاحب (آف کراچی) کی بیٹی اور مکرم ناصر جاوید خان صاحب (لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

Walldorf میں آمد

بعدازاں چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر پر روانگی کے لئے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Walldorf شہر کے لئے روانہ ہوا۔فرینکفرٹ سے Walldorf شہر کا فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Walldorf شہر تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے ان کے لئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل امیر جماعت مکرم اکرم خان صاحب، ریجنل مربی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم فیضان احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر Morfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے جو اپنے بعض ممبران کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بیت کے اس قطعہ زمین کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور محرابی گیٹ بھی بنائے گئے تھے۔مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھیں۔

بیت السبحان کے سنگ بنیاد کی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لقمان ثاقب صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم محمد علی شاہد صاحب نے پیش کیا۔بعدازاں اس کا اردو ترجمہ محمود احمد خان صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Morfelden شہر ضلع کے انتظام کے لحاظ سے Gross Gerau کا حصہ ہے اور اس شہر کی آبادی 100 مختلف اقوام کے 35 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔اس شہر کے اکثر باشندوں کے ناموں میں فرانسیسی ناموں کا اثر پایا جاتا ہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کے ایک حصہ کی بنیاد کچھ فرانسیسی عیسائیوں نے رکھی جو فرانس میں اپنے مذہب کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنے اور بالآخر وہاں سے ہجرت کرکے جرمنی کے اس شہر میں آکر پناہ لی۔اس لحاظ سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس شہر کی بنیاد شروع سے ہی مذہبی آزادی پر ہے اور دور حاضر میں بھی اس شہر میں مذہبی رواداری کے مختلف نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔اس شہر میں ایک ترکی مسجد بھی موجود ہے۔

تعلیمی میدان میں بھی اس شہر کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے اس شہر کے ایک سکول کو جرمنی کے صوبے ہیسن (Hessen) کا ثقافتی سکول کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں چائنیز اور اردو جیسی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

احمدی احباب اس شہر میں 1970ء سے موجود ہیں۔آہستہ آہستہ احمدی احباب کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں جماعت کی تعداد چھ صد افراد پر مشتمل ہے۔

اس موجودہ قطعہ زمین کا رقبہ 1586 مربع میٹر ہے جو 2 مئی 2012ء کو پانچ لاکھ یورو کی قیمت پر خریدا گیا۔یہاں بیت کا جو مینار تعمیر ہوگا اس کی اونچائی 16 میٹر ہوگی اور بیت کے گنبد کا قطر نو میٹر ہوگا۔اس بیت کا مینار جرمنی میں اب تک تعمیر ہونے والی بیوت کے میناروں میں سے سب سے اونچا مینارہ ہے۔

اسی طرح بیت کی تعمیر میں مرد و خواتین کے ہالز کے علاوہ بعض دفاتر اور دیگر مختلف حصے بھی ہوں گے۔

میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Morfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ میں اپنے تمام ممبران اور اپنے شہر کے لوگوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ہمارے اس شہر میں 115 اقوام کے لوگ آباد ہیں اور سب آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ہمارے ہاں آپس میں مخالفت نہیں ہے اور کوئی بڑا تضاد نہیں ہے۔ہم مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے پروگرام میں شامل ہوتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ میں حضور انور کا شکر گزار ہوں کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں اور میں جماعت احمدیہ کے افراد کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ ہمارے اس شہر، ہمارے معاشرہ اور سوسائٹی کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور شہر کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں۔

میئر نے کہا اب یہاں کے سکولوں میں بچوں کو دینی تعلیم دی جائے گی۔یہ بھی Integration کی طرف ایک قدم ہے۔

میئر نے کہا کہ آپ گزشتہ دس سال سے کوشش کر رہے تھے کہ یہاں بیت بنائی جائے اس پر تمام پارٹیز نے، اداروں نے آپ کے حق میں کوشش کی اور آپ کو اجازت مل گئی اب ہماری خواہش ہے کہ اس پر جلدی کام شروع ہو۔کیونکہ ہم سب متفق ہیں اور اسی طرح کی عمارت بنے جیسی آپ چاہتے ہیں۔میں آخر پر آپ کے لئے اللہ کے فضل کی دعا کرتا ہوں۔آپ کا بہت بہت شکریہ! ہم سب آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور کا خطاب

بعدازاں چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج یہاں مورفلڈن جماعت کو بھی (بیت) بنانے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر پھیلے گا۔لیکن آج مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ (بیت) بننے کے بعد افتتاح کے موقع پر جماعت کا تعارف نہیں بلکہ بہت سارے مقامی جرمن یہاں آئے ہیں، جس سے پتا چلتا ہے کہ یہاں افراد جماعت کا، مقامی لوگوں کا آپس میں ایک اچھا پیار کا تعلق ہے اور یہ چیز ہے جو مختلف مذاہب میں پائی جائے تو آپس میں محبت اور پیار کی فضاء قائم ہوتی ہے اور معاشرے کا امن و سکون قائم ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں، جو ترجمہ میں نے سنا، اس میں یہ کہا کہ یہاں بعض مذہبی وجوہات کی بناء پر Protestants آئے تھے۔میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کا یہاں آنا بھی مذہبی وجوہات کی بناء پر تھا۔جرمنی میں پاکستان سے ہجرت کرکے افراد جماعت آئے اور جرمن قوم نے جس طرح انہیں اپنے اندر جذب کیا اور جس طرح احمدی چھوٹے اور بڑے شہر میں جذب ہوئے اور اس شہر میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد اسی وجہ سے آئے کہ پاکستان میں مذہبی طور پر ان کی آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور مجبوراً ان کو اپنے ملک سے نکلنا پڑا جو ان کی پیدائش کا ملک تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن جو پہلے لوگ یہاں آئے تھے ان کو یہاں آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ ہوگیا ہے اور اب ان کی نسلیں جرمن معاشرہ میں پل بڑھ کر، یہاں سکولوں میں تعلیم حاصل کرکے، اس سوسائٹی میں رہ کر، گو مذہبی طور پر ...... ہیں لیکن قومی لحاظ سے وہ جرمن ہو چکے ہیں۔یہ ہو سکتا ہے کہ رنگوں اور فیچرز کا فرق ہو لیکن بعض دفعہ میں یہاں کے احمدی نوجوانوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہی لگتا ہے کہ یہ جرمن قوم کا ایک حصہ بن چکے ہیں اور ہر باہر سے آنے والے کی یہی خوبی ہے کہ اگر وہ کسی قوم میں integrate ہونا چاہتا ہے، جذب ہونا چاہتا ہے

اور چاہتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قوم کا حصہ بنائے، اس قوم کی خوبیاں اپنائے، اپنی خوبیاں ان کو دے اور ملک کی بہتری کے لئے جس حد تک کام ہوسکتے ہیں وہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ جہاں بھی جماعت کے افراد جاتے ہیں وہ ہمیشہ ملک کے وفادار رہتے ہیں اور ملک کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور بھرپور طور پر ملک کے مختلف طبقات میں جذب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ مذہبی طور پر وہ مختلف ہیں۔ اور یہ بھی اس قوم کی خوبی ہے کہ انہوں نے ان محروموں کو جن کو اپنے ملک میں اپنی (بیوت) میں نمازیں پڑھنے سے روکا گیا تھا، یہاں (بیوت) بنانے کی اجازت دی ہے، اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت دی ہے اور یہ بہت بڑی خوبی ہے اور اس بات پر ہمیں ان لوگوں کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور جتنے بھی احمدی ہجرت کرکے یہاں آئے ہیں ان کو پوری وفا کے ساتھ اس ملک کی خدمت پر کمربستہ ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مینارے کی بات ابھی امیر صاحب نے کی ہے، اس حوالہ سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال آجاتا ہے۔ یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں اس لئے میں اس کی وضاحت کردوں۔ امیر صاحب نے کہا کہ یہاں 16 میٹر کا مینارہ ہوگا جو جرمنی میں ہماری (بیوت) کا سب سے بڑا مینارہ ہے۔ تو مقامی لوگوں کو کسی لحاظ سے بھی کوئی reservation ہو کہ یہ اتنا اونچا مینارہ بن رہا ہے، اس مینارے کو بنانے میں جوان کو فخر ہے، وہ فخر کہیں ہمارے اس معاشرہ میں منفی اثرات پیدا نہ کرے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فخر اس بات پر نہیں ہے کہ یہ اونچا مینارہ ہے۔ یہ فخر اس بات پر ہے (اگر ہو) کہ یہ اونچا مینارہ جتنا اونچا ہوگا، اتنا ہی زیادہ اس (بیت) سے، اس ماحول سے امن پیار اور محبت کا پیغام آگے پہنچے گا۔ اگر پہلے لوگ جو جماعت سے واقف ہیں، افراد جماعت سے واقف ہیں وہ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ (بیت) کی تعمیر کے ساتھ مزید محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا پیغام اس علاقہ کے لوگوں کو پہنچے گا اور مزید ان کی integration اس سوسائٹی میں ہو گی۔ نہ کہ (بیت) بننے سے کوئی علیحدگی پسند گروپ بن جائے گا۔ بلکہ (بیت) بننے سے اور جہاں بھی ہماری (بیوت) بنی ہیں سوسائٹی میں ہم مزید جذب ہوئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس (بیت) کے بننے کے بعد بھی ہم اس شہر کے شہریوں میں مزید جذب ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال میئر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، امیر صاحب نے بھی ان کی مدد کا ذکر کیا۔ ان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس علاقہ کے لوگوں کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمیں یہاں (بیت) بنانے کے لئے جگہ بھی مہیا کی اور بغیر کسی اعتراض کے ہمارے نقشہ کے مطابق (بیت) کی منظوری بھی دی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جزاء دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن ساتھ ہی ہر احمدی کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں، یہ صرف باتیں ہی نہ ہوں۔ میں نے یہ باتیں اس امید پر کہی ہیں کہ ان باتوں کا اثر اور ان خیالات اور جذبات کا اظہار آپ سب کی طرف سے ہورہا ہوگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس (بیت) کے بننے کے ساتھ ہی آپ اس معاشرہ میں زیادہ جذب ہوں گے اور ابھی بھی اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ (دین) کا محبت پیار اور بھائی چارہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں۔ اگر کسی کے ذہنوں میں کسی بھی قسم کے تحفظات ہیں، انہیں دور کرنے کی کوشش کریں گے اور آپس میں بھی محبت پیار اور بھائی چارہ کو بڑھائیں گے تا کہ ان لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو جہاں آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں وہاں دوسروں کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ اس سوچ کے ساتھ اس (بیت) کی تعمیر کریں اور پھر اس (بیت) کا نام 'بیت سبحان' رکھا گیا ہے، اپنے دلوں کو بھی پاکیزہ کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو پہلے سے زیادہ کرنے والے ہوں اور ہر اینٹ جو (بیت) کی تعمیر کے لئے رکھی جائے آپ کو عاجزی اور انکساری میں مزید بڑھاتی جانے والی ہو۔ آپ کے ایمان میں مزید ترقی دینے والی ہو اور اللہ کرے کہ ہر روز، ہر دن اس ماحول میں (دین) کا پیغام زیادہ خوبصورتی سے پہنچانے کی آپ کو توفیق دینے والا ہو۔ آمین

پہلی اینٹ نصب فرمائی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لے آئے اور جو جگہ اس غرض سے تیار کی گئی تھی وہاں دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔

بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، آپ کے بعد شہر کے میئر Heinz Peter نے بھی ایک اینٹ رکھی۔

عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مربی انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (ریجنل مربی سلسلہ جرمنی)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی)، محترمہ امۃ الحی صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم محمود احمد خان صاحب (نیشنل سیکرٹری وقف نو)، مکرم سید محمد خاور صاحب (شعبہ جائیداد)، مکرم محمد اکرم صاحب (لوکل امیر)، مکرم بشارت نوراللہ صاحب (ناظم علاقہ)، مکرم ندیم احمد صاحب (زونل قائد)، مکرمہ فرحت خان صاحبہ (صدر لجنہ سٹی)، مکرم منصور احمد صاحب (صدر حلقہ Morfelden OST)، مکرم عبدالباسط صاحب (صدر حلقہ Morfelden West)، مکرم انس خان صاحب (صدر حلقہ Walldorf)

ان جماعتی عہدیداران کے علاوہ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ Adeesha خان اور ایک واقف نو طفل عزیزم صبیح احمد Ghathool نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت ساتھ ساتھ ربنا تقبل منا کی دعا کا ورد کرتے رہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان شرف مصافحہ کی سعادت پاتے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران تمام بچے ایک قطار میں کھڑے ہوچکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ یہ بچے مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

Floersheim میں آمد

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے بیت العطاء کے افتتاح کے لئے Floersheim شہر کی طرف روانگی تھی۔

یہاں سے روانہ ہونے سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی۔ یہاں سے Floersheim شہر کا فاصلہ 21 کلومیٹر جب حضور انور کی گاڑی شہر کے اندر داخل ہوئی تو پولیس مختلف راستوں پر موجود تھی اور راستہ کلیئر کررہی تھی۔

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی Floersheim تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مردوخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کرکے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

صدر جماعت Floersheim محمد منور عابد صاحب، ریجنل امیر نصیر احمد عارف صاحب ریجنل مربی سلسلہ طاہر احمد صاحب، سعید گیسلر صاحب نائب امیر اور شکیل احمد صاحب شعبہ جائیداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت Floersheim کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر کے میئر Mr. Michael Antenbrink اور علاقہ کے کمشنر Mr. Michael Cyriax اور مقامی شہر کی کونسل کے صدر Mr. Odermatt اور صوبہ Hessen کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بیت العطاء کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت العطاء کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور بیت کے حوالہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت العطاء کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور بیت کے حوالہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں جس کے ساتھ اس

بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

میڈیا کے نمائندے بڑی تعداد میں یہاں پہنچے ہوئے تھے اور مسلسل کوریج دے رہے تھے۔

نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی سے دریافت فرمایا کہ یہاں بیت میں جو لوگ موجود ہیں کیا یہ سب یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اس پر امیر صاحب نے بتایا کہ اردگرد کی جماعتوں سے بھی احباب آئے ہوئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار اور شرف زیارت پایا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے بیت سے ملحقہ دفاتر، ملٹی پرپز ہال اور کچھ اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا۔

افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بجے بیت کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم فہیم احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور فلورس ہائم شہر کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر 1945ء سے صوبہ Hessen میں شامل ہے اور اس شہر کی بنیاد 1882ء میں پڑی۔

اس شہر کی آبادی بیس ہزار سے زائد ہے اور یہاں 1893ء سے ٹرین سٹیشن موجود ہے۔

اس شہر میں احمدی احباب 1988ء سے مقیم ہیں اور 2006ء سے بیت بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ لیکن بعض مشکلات کا سامنا رہا۔ یہاں کے میئر صاحب نے شروع سے ہی بیت کی تعمیر کے سلسلہ میں ہماری مدد کی ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ ایک دوست نے خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کا خط لکھا تو اگلے روز ہی ہمیں یہ جگہ Internet کے ذریعہ ملی۔ اس جگہ کو پہلے فروخت کر دیا گیا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر یہ جگہ دوبارہ خالی ہوئی اور اس طرح سے جماعت نے اسے خرید لیا۔ حضور انور کی دعا سے ہی ہمیں یہ جگہ حاصل ہوئی ہے اور ایک ایسی بلڈنگ جو پہلے سے فروخت ہو چکی تھی، ہمیں مل گئی۔ شہری انتظامیہ کے تمام شعبہ جات اور اداروں نے اس سلسلہ میں ہماری بہت مدد کی اور ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ہم کام کرتے رہے۔ یہاں کے اخبارات اور پریس نے ہماری بہت مدد کی اور جماعت کے حق میں ان کی رپورٹوں کی وجہ سے عوام الناس میں ایک اعتماد پیدا ہوا اور دین کی خوبصورت تصویر ان تک پہنچی۔

اپریل 2012ء میں یہ جگہ جس کا رقبہ 1421 مربع میٹر ہے۔ تین لاکھ اسی ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اس میں ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ تھی۔ جس کو بیت میں تبدیل کیا گیا ہے۔

بیت کا ایک ہال 193 مربع میٹر اور دوسرا ہال 175 مربع میٹر پر مشتمل ہے مینار کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 . 3 میٹر ہے جو Covered Area ہے۔ اس کا رقبہ 769 مربع میٹر ہے۔ بیت کے دونوں ہالوں میں 636 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ اس بیت کی تعمیر کا تمام خرچ جو کہ ساڑھے چھ لاکھ یورو ہے یہاں کی مقامی جماعت نے ادا کیا ہے۔ جہاں مرد احباب نے اپنے اموال کی قربانی کی وہاں خواتین نے اپنے زیورات پیش کئے۔ ایک فیملی کی 17 سال سے اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے اس بچے کے نام سے بھی چندہ دیا جس کا ابھی کوئی وجود نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس فیملی کو 17 سال بعد بیٹا عطا فرمایا۔

اسی طرح اس بیت کی تعمیر میں احباب جماعت نے مجموعی طور پر سات ہزار گھنٹے کا وقار عمل کیا۔ بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین سبھی نے اس خدمت میں حصہ لیا۔

میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس ایڈریس کے بعد Floersheim شہر کے میئر Mr. Michael Antenbrink نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں حضور کو شہر کی انتظامیہ کی طرف سے آج بیت کے افتتاح کے موقع پر دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے شان شایان خدا تعالیٰ کا گھر بنایا ہے اور یہ قابل تعریف امر ہے اور آپ خوشی کے ساتھ اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور ہمارے شہر فلورس ہائم کے لئے بہت خوشی اور اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح ہمارے شہر میں آئے ہیں۔ موصوف نے کہا یہ بیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ لوگ اس شہر کا حصہ ہیں اور یہاں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ آپ کی یہ بیت یہاں آپ کی Integration کا موجب بھی بنے گی اور یہ ایسی جگہ ہوگی جہاں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اکٹھے ہوں گے اور آپس میں بات چیت ہوگی۔ میری خواہش ہے کہ یہ بات چیت یہاں بھی ہو۔

میئر موصوف نے کہا فلورس ہائم کے باشندوں میں عیسائیت کی گہری مضبوط جڑیں ہیں۔ لیکن ان کے دل دوسرے مذاہب کے لئے کھلے ہیں اور سب سے خوشدلی سے ملتے ہیں اور اس بیت کی تعمیر کے لئے انہوں نے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا اور نہ ہی ہمسایوں نے کسی قسم کا کوئی ردعمل دکھایا۔ جماعت احمدیہ کو فلورس ہائم شہر کے لوگوں کا اعتماد حاصل تھا۔

میئر موصوف نے کہا کہ میں اس بات سے بہت متاثر ہوں کہ آپ ہمیشہ امن، مذہبی رواداری اور ملک سے وفاداری کی بات ہر جگہ کرتے ہیں میں آج اس بات سے خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ اور فلورس ہائم شہر ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ یہاں کی ایک اہم بات مذہبی آزادی ہے، مذہبی آزادی ہر لحاظ سے ہونی چاہئے۔ ہر ایک کو حق ہو کہ وہ آزادی سے اپنے مذہب پر قائم رہے۔ خدا اور بندے کے درمیان جو تعلق ہے اس کو ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ میئر نے کہا کہ ہمارے سابق صدر نے کہا تھا کہ (دین) جرمنی میں پہنچ چکا ہے اور جرمنی کا ایک حصہ ہے۔ اب یہاں یونیورسٹی میں دینی تعلیم دینے کا انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے اور اسلامک سٹڈیز پڑھانے کے لئے ٹیچرز تیار کئے جا رہے ہیں اور سال 2014ء میں لیکچرز شروع ہو جائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ (بیت) کی جو خوبصورت بلڈنگ بنی ہے۔ اس کا اونچا مینار اب ٹرین سے بھی نظر آئے گا اور پیدل چلنے والوں کو بھی نظر آئے گا اور لوگ اسے دیکھیں گے اور یہ (بیت) یہاں کے لوگوں کے کلچر کا ایک حصہ بن جائے گی۔ میں ایک بار پھر یہاں کے لوگوں کو اور تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

کونسل کے صدر کا ایڈریس

اس کے بعد فلورس ہائم شہر کی کونسل کے صدر Mr. Odermatt نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح، میئر اور تمام معززین!

آج احمدیہ ...... جماعت Floersheim کے لئے بہت اچھا اور مبارک دن ہے کہ جماعت اپنی بیت کا افتتاح کر رہی ہے۔ آپ نے ہمارے اس شہر کے دل میں (شہر کے وسط میں) بہت شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ آپ کی یہ عمارت اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرے گی۔ جہاں ہمارے مختلف چرچوں کے مینار نظر آ رہے ہیں اب ایک چرچ کے قریب آپ کی بیت کا خوبصورت مینار بھی ان میں شامل ہو گیا ہے۔ مینار کے اوپر کے حصہ میں نیلا رنگ کیا گیا ہے۔ شہر کی انتظامیہ کو یہ نیلا رنگ بہت پسند آیا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے شہر کا رنگ ہے۔

موصوف نے کہا بہت سے لوگ اس شہر میں ابھی جماعت کو نہیں جانتے۔ اب اس (بیت) کی تعمیر سے تبدیلی آئے گی اور لوگ جماعت کے بارہ میں پوچھیں گے، آپ کی (بیت) دیکھنے آئیں گے اس طرح اب آپ کا تعارف بہت بڑھے گا۔

موصوف نے کہا یہ یقینی بات ہے کہ احمدی کسی بھی ظلم اور تشدد سے کام نہیں لیتے۔ آپ اب ہیسن (Hessen) صوبہ میں ہمارے پارٹنر بن گئے ہیں اور اب آپ بھی سکولوں میں (دین) کی تعلیم دیں گے۔ آخر پر میں ایک بار پھر آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے اس شہر کا کلچر معاشرہ اچھا بنانے کی توفیق دے۔

کمشنر ضلع کا ایڈریس

بعد ازاں کمشنر ضلع Mr. Michael Cyriax نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح اور خواتین و حضرات!

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آج میں آپ کے مہمان کے طور پر (بیت) کے افتتاح پر موجود ہوں۔ میں خلیفۃ المسیح کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کی اتنی فعال جماعت ہمارے شہر میں موجود ہے۔ ہم کھلے دل کے لوگ ہیں۔ ہمارے اس علاقہ میں 150 اقوام کے لوگ آباد ہیں اور سب مل جل کر رہتے ہیں، رواداری اور امن کا ماحول ہے۔ ہم اپنی عیسائیت کی بنیاد پر فخر کرتے ہیں۔ ہمارا فعال چرچ ہے۔ آپ کی جماعت بھی اب یہاں بہت فعال اور منظّم ہے۔ میں آپ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ جہاں ضرورت ہوگی ہم آپ کی مدد کریں گے۔

موصوف نے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ یہاں کے عیسائی عوام بھی خدا کی مدد سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ انسان بہتری کی طرف بڑھے۔ یہ بات ہم سب میں برابر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ فلورس ہائیم کے لوگ سب مل جل کر اپنے معاشرہ کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ ہم آپس میں محبت کا تعلق رکھیں گے۔

موصوف نے بتایا کہ ہم نے ایک ایسا درخت ڈھونڈا ہے جو بہت لمبی عمر پاتا ہے اور وہ جرمنوں میں اس بات کا نشان ہے کہ آپس میں دوستی اور محبت اور تعلق اور تعاون دیرپا ہو اور ہماری دوستی کا نشان ہو۔ پس آپ یہاں بڑھیں، پھلیں، پھولیں، آپ کا بہت بہت شکریہ!

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ انیلہ طاہر صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھانجے خلیق احمد شرجیل ابن مکرم فضل احمد راشد صاحب گلشن جامی کراچی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ساڑھے چھ سال کی عمر میں مکمل کرلیا ہے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ راحیلہ راشد صاحبہ اور نانو مکرمہ انیسہ رشید صاحبہ کے حصہ میں آئی ہے۔ عزیزم مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کا پوتا اور مکرم راجا رشید احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو تاحیات قرآن پاک پڑھنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میتھ فزکس پروگرام

مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

14ویں ماہانہ میتھ اور فزکس Gathering کا انعقاد مورخہ 18 جون 2013ء کو صبح 9 بجے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ عطیۃ القدیر صاحبہ نے جو B.Sc کی طالبہ ہیں، فزکس نیوز پیش کیں۔ جن میں Mars Rover- Curiosity کی کارکردگی، سمندر کی تہہ میں Storage Power Plant بنانے اور Invisibility Cloak کے بارہ میں خبریں شامل تھیں۔ مزید برآں تمام حاضرین کی خدمت میں ان خبروں کا تحریری مواد بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم فراز احمد صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی نے George Cantor کے Countability سے متعلق Theorems کو دلچسپ اور آسان طریق پر ثابت کر کے دکھایا۔ پروگرام کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ احباب سے پروگرام کے نیک نتائج کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

شیراز احمد بعمر 10 سال ابن مکرم ریاض احمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ بعارضہ نمونیہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی سب سے چھوٹی خالہ محترمہ امۃ الحفیظ کوکب صاحبہ بیوہ مکرم مختار احمد گجر صاحب مرحوم مورخہ 3 جولائی 2013ء کو 63 سال کی عمر میں ایک لمبی تکلیف دہ علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب مرحوم کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک، صالحہ اور نمازوں کی پابند خاتون تھیں۔ حقوق العباد میں سے ان کی ایک اہم خوبی یہ تھی کہ باوجود کمزوری، غربت اور بیماری کے ہر ایک عزیز اور جاننے والے کے ہاں پہنچ کر ان کی عیادت کرتیں اور وفات پاجانے والے عزیزوں کے ہاں تعزیت کیلئے حاضر ہوتیں۔ وفات سے قبل آپ کو اشاروں اور کنایوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی اطلاع مل چکی تھی۔ آخری دنوں میں کثرت کے ساتھ اللہ میاں کے پاس جانے کا ذکر کرتیں بالخصوص اپنی بڑی بہن خاکسار کی والدہ محترمہ مرحومہ مریم صدیقہ صاحبہ کا نام لیتی کہ میں نے ان کے پاس جانا ہے۔ زندگی کے آخری لمحات میں نزع کی کیفیت جب طاری ہوگئی تو بہو سے کہنے لگی۔ میرے اوپر رَبِّ ارْحَمْهُمَا...... کی دعا کثرت سے پڑھو۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹے مکرم اعزاز احمد صاحب بہو، دو پوتوں کے علاوہ ایک ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ آف امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے خالہ محترمہ کی مغفرت، درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد رفیق صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 23 جون 2013ء کو پچاسی سال دو ماہ کی عمر میں بقضائے الٰہی اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 26 جون 2013ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں صبح 9 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ آپ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فعال زندگی گزاری۔ آپ نے 1952ء سے 1968ء تک سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذاتی زمین (ایم۔ این سینڈیکیٹ) میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت مصلح موعود سے عشق تھا۔ جب آپ اپنی پرانی باتیں یاد کرتے تو آپ کی آواز بھرا جاتی۔ اکثر اظہار کرتے کہ میرے استاد حضرت مصلح موعود ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی بہت قریبی تعلق رہا۔ خلافت کا بہت احترام کرتے تھے۔ پچاس کی دہائی میں بطور قائد خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر اور قاضی ضلع تھرپارکر خدمت دین کی توفیق پائی اسی طرح آپ کو مجلس انصاراللہ پاکستان میں چند سال بطور نائب قائد تعلیم بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اپنی نمازوں کی بہت حفاظت کرنے والے تھے اور جوانی سے ہی تہجد میں بھی باقاعدہ تھے۔ وفات والے دن بھی نماز فجر بیت الذکر میں ادا کی اور عصر کی نماز بھی معمول کے مطابق غسل کر کے ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آپ کی طبیعت خراب ہوئی جس پر آپ کو فوری طور پر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں لے جایا گیا جہاں پر آپ چند منٹ کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

آپ نے عین جوانی میں 1954ء میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنی ساری جائیداد اور چندہ جات کی ادائیگی کر کے سرٹیفکیٹس حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ، تین بیٹے خاکسار، محترم نعیم احمد طارق صاحب جرمنی، محترم ظہیر احمد صاحب جرمنی، تین بیٹیاں اور سترہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے پیارے والد محترم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور بے حساب بخش دے اور ہم سب پیچھے رہ جانے والوں کو ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

غم اور تکلیف کی گھڑی میں سلسلہ کے بہت سارے احباب وخواتین نے تشریف لا کر اور بذریعہ ٹیلی فون ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار اور خاکسار کے سارے اہل خانہ سب احباب و خواتین کے شکرگزار ہیں اور اسی طرح اہل محلّہ اور خاص طور پر مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات جنہوں نے ہر لحاظ سے تعاون فرمایا جس کی وجہ سے سارے کام باحسن سرانجام پائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ احمدیت ضلع سیالکوٹ

کیلئے معلومات درکار ہیں

محترم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

امارت ضلع سیالکوٹ تاریخ احمدیت ضلع سیالکوٹ مرتب کرنے کے لئے کوشاں ہے جن احباب کے پاس اس ضمن میں کوئی معلومات ہوں یا کوئی نادر موقع کی تصاویر ہوں۔ اسی طرح ضلع سیالکوٹ میں رفقاء کی اولاد سے درخواست ہے کہ ان کے متعلق حالات ضرور بھجوا دیں۔ نیز وہ واقفین زندگی جن کا تعلق ضلع سیالکوٹ سے ہے یا وہ سیالکوٹ میں خدمات بجالاتے رہے ہیں وہ بھی اپنے مکمل تعارف خدمت کا عرصہ تحریر کر کے بھجوادیں تو بہت مہربانی ہوگی اگر وہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد ان کے متعلق معلومات بھجوا دیں۔ تصاویر سکین کر کے میل کردیں یا اصل بھجوادیں جو سکین کرنے کے بعد بحفاظت واپس کردی جائیں گی۔ رابطہ کیلئے: احمدیہ بیت الذکر کبوتراں والی کشمیر محلّہ سیالکوٹ: Fax:052-4597078

Ph:0300-6109210,0336-7867730

0313-4607591

muneerahmadnwl@yahoo.com

دارالصناعۃ میں اضافہ

گھریلو اور فیکٹری جنریٹر کے آٹو میٹک اور سیمی آٹو میٹک پینل دارالصناعۃ میں بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔ نیز دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہر قسم کی سنگل فیز، تھری فیز موٹر وائنڈنگ، اوپن اور انڈر گراؤنڈ وائرنگ، سولر پینل کی وائرنگ اور اپ گریڈ کرنے کا بھی تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

ایڈریس: 35/1 دارالفضل غربی حلقہ طاہر نزد چونگی نمبر 3 ربوہ فون نمبر

047-6211065:0336-7064603

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ڈائنوسار کتے کے سائز کے بھی تھے

عام طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ ہزاروں سال پہلے کرہ ارض پر ڈائنو سار موجود تھے جو اپنے سائز کے حساب سے دنیا کی سب سے بڑی مخلوق تھی تاہم حال ہی میں کینیڈین سائنس دانوں کی ٹیم نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں جنوبی البرٹا میں ایسے شواہد ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس خطے میں کبھی کتے کے سائز کے ڈائنوسار بھی موجود تھے، سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ڈائنوسارز کی کئی اقسام تھیں، ان میں چھوٹے ڈائنوسارز بھی تھے جو دو ٹانگوں پر چلتے تھے اور پودے کھاتے تھے جبکہ ان کا وزن صرف 40 کلوگرام ہوتا تھا۔ سائنس دانوں کے مطابق ڈائنوسارز کے متعلق بہت کم شواہد موجود ہیں تاہم جنوبی البرٹا سے ملنے والے نئے فاسلز حیران کن ہیں جن کے تجزیئے سے معلوم ہوتا کہ جرمن شیفرڈ کے سائز کے برابر ڈائنوسار بھی کبھی زمین پر موجود تھے۔ (روزنامہ دنیا 12 مئی 2013ء)

روس کا نیوی گیشن سسٹم ''گلوناس''

روس اپنے نیوی گیشن سسٹم ''گلوناس'' کی دنیا بھر میں تشہیر کر رہا ہے جس کا مقصد نیوی گیشن سے متعلق خدمات فراہم کرنے والے ملک کے طور پر اپنی پوزیشن مستحکم کرنا ہے۔ مدار میں موجود کئی مصنوعی سیارچے گلوناس سسٹم میں شامل ہیں، ان کے ذریعے یہ سسٹم عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ حال ہی میں روسی خلائی اڈے Plesetsk سے اس سسٹم میں شامل ایک اور مصنوعی سیارچہ ''گلو ناس ایم'' مدار میں بھیج دیا گیا ہے۔ سسٹم میں شامل مصنوعی سیارچوں کی تعداد 29 ہے جن میں سے 23 ''گلوناس ایم'' مصنوعی سیارچے ہیں۔ جہاں تک نیوی گیشن ریسیورز کا سوال ہے تو 2012ء میں روس میں ایسے ریسیورز کی پیداوار میں دوگنا اضافہ ہوا، رواں سال گلوناس سسٹم کے استعمال سے متعلق کئی بڑے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ تنظیم ''گلوناس'' کے بیرونی تعاون سے متعلق شعبہ کے صدر الیگزینڈر گرکو کا کہنا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ روس اپنی نیوی گیشن ٹیکنالوجی کی فروخت میں تیزی لائے، ان کے مطابق ہندوستان سسٹم میں سرمایہ کاری اور اس سے وابستہ منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے روس کے ساتھ تکنیکی تعاون کیلئے کئی بار آمادگی ظاہر کر چکا ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 11 جولائی

انتہائے سحر	3:32
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 جولائی 2013ء

1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:50 am	خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2007ء
6:25 am	حضور انور کے ساتھ طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
4:00 pm	درس القرآن 11 فروری 1996ء
6:35 pm	خطبہ جمعہ 14 جون 2013ء

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

مکان برائے فروخت
ملتان شہر میں کینٹ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک عدد ڈبل سٹوری مکان فروخت کرنا مقصود ہے جس کا رقبہ 7 مرلہ ہے کارنر کا مکان ہے فرنٹ 42.6 اور 42.9 فٹ ہے۔ 8 کمرے ہیں بجلی، پانی، گیس اور ٹیلی فون کی سہولت مہیا ہے
رابطہ نمبر: 0331-7721225

FR-10